



سوال

مجھے ایک رسم جسے دعائے خیر کہتے ہیں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ لڑکے اور لڑکی سے انکی رضامندی دریافت کرنے کے بعد دونوں خاندانوں کو ایک دعوت دی جاتی ہے، جس میں تمام لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں کی رضامندی سے یہ رشتہ طے پایا ہے اور پھر ان کی زندگی کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ کیا اس میں نکاح کے فرائض پورے ہو جاتے ہیں؟ کیا یہ نکاح قرار پاتا ہے؟ کیونکہ لڑکی کا ولی موجود ہوتا ہے دونوں کی رضامندی بھی ہوتی ہے، گواہ بھی جمع ہو جاتے ہیں اور دعا بھی ہو جاتی ہے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے نکاح میں کچھ ارکان اور شروط متعین کی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

نکاح کے تین ارکان ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا ہونا، کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔
2. حصول لہجاب : لہجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملنے طلبتہ کوئی الفاظ کہے۔
3. حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلاً : وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کر کے کیا جاسکتا ہے۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَا تُنْكَحُ الْأَمَّ حَتَّى تُنْتَأَمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ ابْنَةَ حَتَّى تُنْتَأَمَرَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْ هُنَا؟ قَالَ: أَنْ تُنْكَحَتْ (صحیح البخاری، النکاح: 5136، صحیح مسلم، النکاح: 1419).

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین: اے اللہ کے رسول! (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔



3. عورت کے لیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن ابی داود، النکاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881) (صحیح)۔

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ. (سنن ابی داود، النکاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102) (صحیح)۔

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ (صحیح الجامع: 7557)۔

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

نکاح کے وقت اس کے تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے

1. سوال میں مذکور صورت حال میں عورت کا ولی، گواہ موجود ہیں، لڑکے اور لڑکی کی رضامندی بھی ہے، لیکن لہجہ و قبول اور حق مہر نہیں ہے۔ اس لیے اگر ولی یا اس کا کوئی نائب لہجہ کروادے اور خاوند کی طرف سے قبول ہو جائے اور حق مہر کا تعین ہو جائے، تو نکاح ہو جائے گا۔

2. دونوں خاندانوں کے افراد کو اکٹھا کر کے دعوت کا اہتمام کرنا بھی بات ہے، لیکن اس کو باقاعدہ رسم بنا کر دعا کا اہتمام کرنا، اور اسے عقد نکاح کے لیے لازمی سمجھنا درست نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی